مولانا عبدالرحمٰن اشرفیؒ

عطاالحق قاسمی
کالم نگار روزنامہ جنگ

مولانا عبدالرحمٰن اشرفیؒ مفتی محمد حسن رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند تھے۔ حضرت مفتی صاحبؒ کو اپنے علم وتقویٰ کے حوالے سے قرونِ اولیٰ کے علماء وصلحاء کی نشانی قرار دیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے قیام پاکستان کے بعد نیلا گنبد لاہور میں جامعہ اشرفیہ کی بنیاد رکھی اور آج یہ دینی مدرسہ ایک بڑے دارالعلوم کی حیثیت اختیار کرچکا ہے۔ مولانا عبدالرحمٰن اشرفی، اسی بطل جلیل کے فرزند تھے۔ علم وعمل کے حوالے سے ان کا مقام ومرتبہ وہ تو نہیں تھا جو ان کے والد ماجدؒ کا تھا لیکن اس شاخ پر بھی وہ پھول کھلے تھے جن سے حضرت مفتی صاحبؒ کی مہک آتی تھی۔

جامعہ اشرفیہ لاہور، خیر المدارس ملتان، جامعہ دارالعلوم کراچی، مدرسہ دارالعلوم فیصل آباد، دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، مدرسہ مطلع العلوم کوئٹہ وغیرہ دیوبندی مسلک کے حامل ان مدارس کی نمائندگی کرتے ہیں، جنہوں نے فتنہ وفساد کی جگہ ہمیشہ امن وآشتی کی تبلیغ کی، اتحاد بین المسلمین کے پرچارک رہے اور بم بارود کی بجائے دم درود ان کا وظیفہ رہا۔

اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ اس مکتبہ فکر کے بزرگوں کا تعلق علمائے دیوبند کی اس شاخ سے تھا، جنہوں نے قیام پاکستان کی بھرپور حمایت کی تھی، چنانچہ انہوں نے پاکستان کو مسجد ہی کی طرح متبرک سمجھا اور بم بارود کے ''کھیل'' میں ملوث ہوکر اس کی بے حرمتی بھی نہیں ہونے دی۔ یہی معاملہ اہل سنت والجماعت کے بریلوی مسلک کے بزرگوں اور ان کے قائم کردہ مدارس کا ہے۔ ان مدارس سے ہمیشہ پاکستان کے مسلمانوں کو ٹھنڈی ہوا ہی آتی رہی۔ ہماری دینی فضا کو مسموم کرنے والے لوگ اور ہیں اور ان میں سے زیادہ تر کا تعلق اسی مکتب فکر سے ہے جنہوں نے پاکستان کی مخالفت کی تھی۔

مولانا عبدالرحمٰن اشرفیؒ انہی علماء میں سے تھے جو ہمیشہ محبت کی زبان بولتے تھے۔ ان کے ہزاروں شاگرد پاکستان بھر میں پھیلے ہوئے ہیں اور اپنے استاد کے مشن کو آگے بڑھانے میں مشغول ہیں۔ حضرت مولاناؒ سے گاہے گاہے میری ملاقات رہتی تھی۔ خوبصورت خدوخال کے مالک مولاناؒ کے چہرے پر زاہدانِ خشک کی طرح کبھی تیوریاں نہیں دیکھیں،